سورۃ الحدید کی آیت نمبر 8۔ کے غلط العام اردو ترجموں کی اصلاح

Surah Al-Hadeed Chapter 57: Verse 8

وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨﴾

جماعت احمدیہ	ابوالاعلی مودودی [57:8]	محمد حسین نجفی [57:8]
اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ اور رسول تمہیں بلا رہا ہے کہ تم اپنے ربّ پر ایمان لے آوٴ جبکہ (اے بنی آدم!) وہ تم سے میثاق لے چکا ہے۔ (بہتر ہوتا) اگر تم ایمان لانے والے ہوتے۔	تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور وہ تم سے عہد لے چکا ہے اگر تم واقعی ماننے والے ہو	تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ (اس کا) رسول تمہیں بلا رہا ہے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور وہ (اللہ) تم سے عہد و پیمان لے چکا ہے اگر تم مؤمن ہو۔
احمد علی [57:8]	**جالندہری [57:8]**	**محمد جوناگڑھی [57:8]**
اور تمہیں کیا ہوا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور رسول تمہیں تمہارے رب پر ایمان لانے کے لیے بلا رہا ہے اور تم سے عہد بھی لے چکا ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔	اور تم کیسے لوگ ہو کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے۔ حالانکہ (اس کے) پیغمبر تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور اگر تم کو باور ہو تو وہ تم سے (اس کا) عہد بھی لے چکا ہے۔	تم اللہ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ حالانکہ خود رسول تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور اگر تم مومن ہو تو وہ تو تم سے مضبوط عہد و پیمان بھی لے چکا ہے۔

اے میری قوم کے مذھبی راہنماؤ، علمائے دین اور صاحبِ شعور لوگو!... اللہ تعالے کی اِس آیت (57:8) کے مندرجہ بالا اردو ترجموں پر سچائی اور توجہ کیساتھ غور فرمائیں۔ دیکھیں! کہ ہماری قوم میں۔ اللہ تعالے کی اِس آیت کے کیسے گمراہ کُن اور خلافِ عقل ترجمے پھیلے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اِن ترجموں کے مطابق۔ اللہ تعالے نے جِن لوگوں کو مومنین مان کر۔ اُن سے میثاق بھی لے چکے ہیں۔ اُن ہی لوگوں سے پوچھ رھے ہیں کہ تم لوگ۔ اللہ پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔... ذرا سوچیں کہ جو لوگ اللہ تعالے پر ہی ایمان نہیں لائے۔... تو اُن لوگوں کو قرآنِ مجید میں یہ بات کہنا۔ کہ تم اللہ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟... ایک خلافِ عقل بات ھے؟ کیا ہمارے اللہ تعالے۔ (نعوذ باللہ)۔ ایسے ہوسکتے ہیں؟۔ اے میری پیاری قوم کے لوگو!۔ اِس آیت میں۔ اللہ تعالے نے تو یہ فرمایا ھے کہ۔ جبکہ تم نے اللہ تعالے کو مانا ہوا ھے اور اللہ تعالے کی باتیں ماننے کا پکا عہد (میثاق) بھی کر چکے ہو۔ تو پھر جب ایک رسول۔ تمہیں اللہ کی ہی باتیں ماننے کی دعوت دے رہا ھے۔ تو تب تم۔ اللہ تعالے کی اُن باتوں کو کیوں نہیں مانتے؟۔

وَ مَا لَكُمۡ لَا تُؤۡمِنُونَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدۡعُوكُمۡ لِتُؤۡمِنُوا بِرَبِّكُمۡ وَقَدۡ أَخَذَ مِيثَاقَكُمۡ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ ﴿٨﴾

اے میرے قومی بھائیو، بہنو، بیٹو اور بیٹیو!۔اِس آیت کے مندرجہ بالا ترجموں سے۔ یہ **دھوکہ لگتا ھے** ۔ کہ اِس آیت میں۔اللہ تعالے اُن لوگوں کو مخاطب کررھے ہیں۔جو اللہ تعالے پر **ایمان** نہیں لائے (رکھتے)۔ ...اور چونکہ ہم تو وُہ لوگ ہیں، جو اللہ تعالے پر ایمان رکھتے ہیں ...۔لہذا۔اللہ تعالے کا یہ سوال... وَ مَا لَكُمۡ لَا تُؤۡمِنُونَ بِاللّٰهِ ...اور یہ فرمان... وَالرَّسُولُ يَدۡعُوكُمۡ ...ہمارے متعلق تو ہرگز نہیں ہوسکتے۔

حالانکہ حقیقت یہ ھے کہ۔اللہ تعالے نے تو صرف اُن ہی لوگوں کو مخاطب کیا ھے.... جو اللہ تعالے پر بھی ایمان لا چکے (رکھتے) ہیں۔اور قرآنِ مجید کو اللہ تعالے کی کتاب بھی مانتے ہیں۔یعنی کہ۔ محمد ﷺ کی وفات کے بعد سے لیکر۔ قیامت تک کیلیئے۔جو لوگ بھی قرآنِ مجید کو اللہ تعالے کی کتاب مان کر۔اِس کلامِ الٰہی کے نور سے ھدایت اور راہنمائی کے طالب ہوں۔اُن میں ہر ایک کو مخاطب کیا گیا ھے۔اور موجودہ زمانے کے۔مسلمان کہلانے والے تمام لوگوں کو بھی۔اِس آیت میں کہا گیا ھے کہ.... وَ مَا لَكُمۡ لَا تُؤۡمِنُونَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدۡعُوكُمۡ ....

غور فرمائیں کہ۔اِس آیت میں اللہ تعالے کی ذات پر۔ ایمان لانے کی بات نہیں پوچھی جا رہی۔**بلکہ۔اللہ کے ساتھ (متعلقہ) چیزوں**۔یعنی۔اللہ تعالے کی باتوں، آیات، صفات، اور اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے رسولوں کو۔ماننے کی بات پوچھی جا رہی ھے۔... بِاللّٰهِ ..اور.. اللّٰهِ ... میں بڑا فرق ھے۔
اِسی طرح سے اِس آیت میں.. تُؤۡمِنُونَ ..اور..لِتُؤۡمِنُوا..ھے۔...آمِنُوا... نہیں ھے۔

اِس آیت میں تو یہ سوال پوچھا گیا ھے۔ کہ اے لوگو۔ جب تم مومنین بنے تھے ۔ تب تم نے۔ اللہ تعالے کی ساری باتوں، صفات، احکام، ھدایات اور میرے سب رسولوں کو ماننے کا پختہ عہد (میثاق) کیا تھا۔(چنانچہ ۔میثاق النبیین۔ کو ماننا بھی تم پر واجب ہو گیا تھا)۔ اور اب جبکہ۔ ایک رسول تمہیں تمہارے رب (اللہ تعالے) کی باتوں، پیغام اور ھدایات کو ماننے کی دعوت دے رہا ھے۔ تو اب تم اپنے رب (اللہ) کی باتوں کو (جو یہ رسول بیان کر رھا ھے) کیوں نہیں مانتے؟... اب تمہیں کیا ہو گیا ھے؟۔

اے میری قوم کے لوگو!۔اِس آیت میں اللہ تعالے کو ماننے کی ہر گز کوئی بات نہیں ۔ بلکہ اللہ تعالے کی بات، ھدایات، آیات اور اُس رسول کو ماننے کی بات ھے۔ جو رسول تمہاری زندگیوں کے دِنوں میں تمہارے درمیان زندہ موجود ھے ۔اور تمہیں تمہارے رَبّ کی۔**اُن باتوں کو ماننے کیلیئے** دعوت دے رھا ھے۔جو باتیں (علم و حکمت اور کلامِ الٰہی کے صحیح معانی)۔اللہ تعالے نے اپنے اِس موجودہ رسول کے دِل پر نازل فرمائی ہیں۔

ہماری قوم کے اکثر لوگ عموماً۔یہ تسلیم کرتے ہیں کہ قرآنِ مجید کی ہر ایک آیت آج بھی بالکل سچی اور واجب العمل ھے ۔ لیکن۔جب قرآنِ مجید کی کسی ایسی آیت کو دیکھتے، پڑھتے یا سُنتے ہیں۔جس میں اللہ تعالے نے ہر ایک زمانے میں اپنے رسولوں کے موجود ہونے کی بات بیان کی ہوتی ھے ۔تو۔ ایسی ہر ایک آیت کو کسی نہ کسی بہانے سے۔ (مثلاً۔یہ فرمانِ الٰہی ہم لوگوں کیلیئے یا ہمارے زمانے کیلیئے نہیں ھے) ۔پسِ پُشت ڈال دیتے ہیں ۔

اِس آیت میں اللہ تعالے نے تو یہ فرمایا ھے۔ کہ۔ وَالرَّسُولُ يَدۡعُوكُمۡ ۔یعنی۔رسول تمہیں بُلا رھا ھے۔یا۔رسول تمہیں دعوت دے رھا ھے۔ لہٰذا۔جِن جِن کو مخاطب کر کے یہ بات کہی جا رہی ھے۔اُن کی زندگیوں کے دوران۔اللہ تعالے کا۔کم از کم ایک زندہ رسول تو لازماً مبعوث ہونا چاہیئے۔ اور اگر قرآنِ مجید کی یہ آیت آج بھی سچ ھے۔تو پھر۔آج بھی۔جہاں جہاں پر۔اِس آیت کے مخاطب لوگ بستے ہیں۔وہاں وہاں۔کم از کم۔ایک زندہ رسول بھی موجود ہونا چاہیئے ۔...کیونکہ اگر زندہ رسول موجود ہی نہیں ھے...**تو پھر..بُلا رھا ہونا۔یا۔دعوت دے رھا ہونا۔کیسے ممکن ھے؟**۔نیز یہ اہم اصول بھی یاد رکھیں کہ۔ہر ایک قوم کیلیئے۔اُسی قوم میں سے (مِنکُم)۔اور اُسی قوم کی زبان بولنے والا رسول ہی مبعوث کیا جاتا ھے۔

اے میری قوم کے لوگو!۔اللہ تعالے کا یہ فرمان۔وَالرَّسُولُ يَدۡعُوكُمۡ ۔آج بھی بالکل سچا ھے۔چنانچہ۔آج بھی ہر ایک قوم میں، اللہ تعالے کے زندہ رسول موجود ہیں۔جو اپنی اپنی قوم کے لوگوں کو اللہ تعالے کی باتیں ماننے کی دعوت دے رھے ہیں۔کیونکہ۔آج بھی اُن قوموں کے اکثر لوگ۔ اللہ تعالے پر ایمان رکھنے کا دعوہ کرنے کے باوجود۔اللہ تعالے کی بعض باتوں (بیانات، فرمانوں) کو۔بالکل نہیں مانتے۔اور ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ وُہ لوگ تو۔اللہ تعالے کی باتوں کو مانتے ہیں۔۔حالانکہ۔وُہ لوگ۔اللہ تعالے کی باتوں (ھدایات) کے عین اُلٹ باتوں کو مان رھے ہوتے ہیں۔

.. اپنی قوم کے عقائد اور رویّے کو ہی دیکھ لیں...مثلاً۔اِس آیت میں اللہ تعالے نے فرمایا ھے۔﴿وَالرَّسُولُ يَدۡعُوكُمۡ﴾۔یعنی رسول تم کو بلا رھا ھے۔اگرچہ۔ہمیں پتہ لگ گیا ھے کہ۔اللہ تعالے کا یہ جاری و ساری فرمان ھے کہ.. رسول تم کو بلا رھا ھے.. مگر ہماری قوم کی بھاری اکثریت کا ایمان (عقیدہ، گمان) ھے۔...اگرچہ۔اللہ تعالے نے کہا تو یہی ھے کہ۔رسول تمہیں بلا رھا ھے یا دعوت دے رھا ھے۔مگر۔ دراصل۔اللہ تعالے کا مطلب کچھ اور ہو گا۔کیونکہ محمد ﷺ۔کے بعد سے لیکر قیامت تک۔ جبکہ اللہ کا کوئی رسول آ ہی نہیں سکتا۔تو۔دعوت دے رھا ہونا۔یا ۔بلا رھا ہونا کیسے ہو سکتا ھے؟...دیکھا؟... کِسطرح ہماری قوم۔اللہ تعالے کے فرمان سے عین اُلٹ بات (نظریے) پر یقین رکھتی ھے۔اور ساتھ ہی یہ بھی گمان کرتی ھے کہ۔ہم لوگ تو۔اللہ تعالے کی ساری آیات (کلام، فرمانوں، ھدایات) کو مانتے ہیں۔

اے میرے پیارے اور محترم قومی بھائیو، بہنو۔اللہ تعالے نے اِس آیت۔﴿ وَ مَا لَكُمۡ لَا تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ ۙ وَٱلرَّسُولُ يَدۡعُوكُمۡ لِتُؤۡمِنُوا بِرَبِّكُمۡ وَقَدۡ أَخَذَ مِيثَٰقَكُمۡ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ﴾۔میں ہر ایک زمانے اور ہر ایک قوم میں سے۔قرآن پڑھنے والوں کو یہ حقیقت بتلائی ھے کہ۔تمہارے درمیان اللہ تعالے کا زندہ رسول موجود ھے ۔جو اللہ تعالے سے براہِ راست علم پا کر تمہیں اللہ تعالے کی آیات (باتوں) کو۔ماننے کی دعوت دے رھا ھے.....تاکہ تمہیں اللہ کے باتوں (آیات) کو درست معانی اور مفہوم سے مانو۔

جس طرح سورۃ آلِ عمران کی آیت (101) میں فرمایا ھے کہ۔﴿وَ كَيۡفَ تَكۡفُرُونَ وَ أَنتُمۡ تُتۡلَىٰ عَلَيۡكُمۡ آيَاتُ اللَّهِ وَ فِيكُمۡ رَسُولُهُۥ ۗ وَ مَن يَعۡتَصِم بِٱللَّهِ فَقَدۡ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسۡتَقِيمٍ﴾۔تمہارے درمیان اللہ کا رسول (زندہ) موجود ھے۔تب ہی تو۔تمہارے لئے اللہ تعالے کی آیات کی... تلاوت کر کے سنا رھا ھے ۔....کوئی بھی رسول اپنی وفات کے بعد۔تُتۡلَىٰ عَلَيۡكُمۡ آيَاتُ اللَّهِ ۔ نہیں کر سکتا۔

اور جس طرح سورۃ الحجرات کی آیت (7)۔ کے شروع میں فرمایا ھے۔﴿وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۚ﴾۔ کہ جان لو، پتہ کرو، ڈھونڈو یا علم حاصل کرو.....۔ **یقیناً**۔ تمہاری درمیان اللہ کا رسول موجود ھے ۔

اے میری قوم کے لوگو۔ دیکھیے کہ!...اللہ تعالے...اِن تینوں آیات میں۔ ہر ایک زمانے کیلئے۔ ہر ایک قوم میں کم از کم ایک۔ زندہ رسول کی موجودگی کا اعلان فرمارھے ہیں۔ اور ہماری قوم کے اکثر لوگ اللہ تعالے کے فرمان کے بالکل بر عکس (متضاد) عقیدے پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیونکہ وُہ لوگ مانتے اور کہتے ہیں کہ۔ ہمارے درمیان اللہ کا کوئی زندہ رسول موجود نہیں ھے۔..... گویا۔ درحقیقت۔ اللہ تعالے کی بات (وَ فِيكُمْ رَسُولُهُ) کی تکذیب کررھے ہیں۔ مگر گمان کرتے ہیں کہ۔ ہم لوگ تو اللہ تعالے کی۔ ہر بات (فرمان) کو سچ مانتے ہیں۔

اللہ تعالے آپ کو اپنے پاک کلام پر تعصب سے بالا ہوکر۔ تدبر اور غور وخوض کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ آپ اللہ تعالے کی بات (کلام، بیان) کو اپنے معاشرے، جماعت اور لوگوں کی باتوں۔ پر فوقیت۔ دے سکیں۔ اللہ تعالے آپ کی مدد فرمائے۔ آمین۔ ..... چنانچہ اللہ تعالے کے یہ تین فرمان۔ پھر سے دِکھلا رھا ہوں۔ امید ھے کہ آپ میں سے کچھ۔ اللہ تعالے کے اِن فرمانوں کو مناسب فوقیت اور عزت دے سکیں گے۔..... دیکھئے!

اِس آیت (57:8)۔ میں اللہ تعالے نے کہا ھے کہ۔ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ۔ تو پھر یقیناً۔ کوئی رسول ہمیں بلا رھا ھے۔ (یعنی زندہ موجود ھے)

سورۃ آلِ عمران کی آیت (3:101)۔ میں فرمایا ھے کہ۔ وَ فِيكُمْ رَسُولُهُ۔ تو پھر یقینی بات ھے کہ ہمارے درمیان کوئی رسول واقعی موجود ھے۔

سورۃ الحجرات کی آیت (49:7)۔ میں فرمایا ھے کہ۔﴿وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۚ﴾۔ تو یقینی بات ھے۔ کہ اللہ کا کوئی رسول۔ ہمارے درمیان ضرور موجود ھے۔ .... اور ہمیں کہا گیا ھے۔ کہ اُس رسول کو تلاش کریں یا اُس رسول کے متعلق علم حاصل کریں۔

اللہ تعالے ہماری قوم پر رحم فرمائے۔ اور ہماری قوم کو۔ اپنے پاک کلام کے حقیقی معانی اور مطلب سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام .... آپکا قومی بھائی .... محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)۔

آج.............. مورخہ .... 3/ فروری .... سن عیسوی 2016........... ھے۔